مولانا بہاؤ الحق قاسمی لاہور

# اشتراکیت کا شجرۂ خبیثہ

★

## روسی شیشے میں ایرانی شراب

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ زر اور زمین کے اشتراک کا نظریہ روسیوں کی اختراع ہے، حالانکہ یہ صحیح نہیں، اس نظریہ کا اختراع کرنے والا دراصل ایک شخص "مزدک" نامی تھا، جس نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے ایران میں نوشیرواں کے والد شاہ قباد کے عہدِ حکومت میں ایک فرقہ قائم کیا تھا، جو فرقہ مزدکیہ "کے نام سے مشہور ہوا۔ مزدک نے اپنے جدید مذہب کی طرف شاہ قباد کو بھی دعوت دی، جسے اس نے قبول کر لیا۔ لیکن آخر نوشیروانِ عادل نے مزدک کے خرافات پر مطلع ہو کر اس کو قتل کر دیا، اور یہ فتنہ جہاں سے اٹھا تھا، وہیں ختم کر دیا گیا۔

علامہ محمد بن عبدالکریم شہرستانی (المتوفی ۵۴۸ھ) نے مزدک کا پروگرام حسب ذیل مختصر الفاظ میں نقل کیا ہے:

| | |
|---|---|
| وکان مزدک ینھی النّاس | یعنی مزدک لوگوں کو باہمی بُغض و مخالفت اور قتل و |
| عن المخالفۃ والمباغضۃ والقتال | قتال سے روکتا تھا اور چونکہ یہ چیزیں صرف عورتوں |
| ولما کان اکثر ذالک انّما | اور اموال (زر۔ زمین) ہی کی وجہ سے وقوع میں |
| یقعُ بسبب النّسآء والاموال | آتی ہیں۔ اس لئے اس نے (سب کیلئے) عورتوں |
| فاحلّ النساء واباح الاموال | کو حلال اور اموال کو مباح کر دیا اور ان میں تمام |
| وجعل النّاس شرکۃ فیھا | انسانوں کو برابر کا حصّہ دار قرار دیا۔ جیسا کہ وہ سب |
| کاشتراکھم فی الماء والنّار | پانی آگ اور خود رو گھاس میں شریک ہیں۔" |
| والکلاء۔ (الملل والنحل ص۱۴۶) | |

روسی اشتراکیوں کا پروگرام مزدک کے پروگرام سے بہت ملتا جلتا ہے، البتہ دو باتوں میں بظاہر

فرق معلوم ہوتا ہے، اوّل یہ کہ مزدک باہمی جنگ وقتال سے روکتا تھا۔ اس کے خلاف روسی اشتراکیوں کے پروگرام کی بنیاد مختلف طبقوں کی باہمی خانہ جنگی پر قائم ہے۔ اور اس کو انہوں نے ۱۹۱۷ء کی بازل کانفرنس میں بطور ایک اصولی ضابطہ کے منظور کیا تھا۔ (ملاحظہ ہو کتاب "لینن" مترجمہ ڈاکٹر اشرف صفحہ ۸۰، ۸۹، ۹۴)

لیکن میرا خیال ہے کہ مزدک کو چونکہ ابھی سیاسی اقتدار حاصل نہ ہوا تھا۔ اس لئے اس نے غالباً سیاسی مصالح کی بناء پر قتل وقتال سے روکا ہوگا۔ ورنہ اگر اُسے بھی روسیوں کی طرح سیاسی اقتدار حاصل ہوجاتا تو وہ بھی طبقاتی جنگ کو بطور اصول پیش کرتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ مزدک نے عورتوں کو تمام مردوں کی مشترکہ دولت قرار دیا تھا، لیکن اس باب میں روسی اشتراکیوں کا کوئی واضح طریق کار مجھے معلوم نہیں ہوسکا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے پاس ان کے پروگرام کی تفصیلات پر مشتمل لٹریچر موجود نہیں۔ بہت ممکن ہے کہ اس خصوص میں بھی اشتراکیوں کا وہی نظریہ ہو جو ایرانی اشتراکیوں (مزدکیہ) کا تھا، لیکن میں اس سے متعلق قطعی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتا۔ البتہ میں حامی اشتراکیت پرنسپل چھبیلداس کی تحریروں کے حوالے سے یہ بتا چکا ہوں کہ روسی اشتراکی عورتوں کے لئے "دوست" مہیا کرنے کی سہولتیں بہم پہنچاتے ہیں، اور وہ بچوں کے "حلالی" اور "حرامی" ہونے کے امتیاز کے قائل نہیں ہیں، اس سے کم از کم اتنا تو ثابت ہوا کہ روس میں ایرانی اشتراکیوں کے نظریہ کو قانونی شکل دینے سے پہلے ابھی اس کا بتدریج تجربہ کیا جارہا ہے۔ رہا اموال کے اشتراک کا نظریہ تو وہ ہو بہو وہی ہے جو ایران کے اشتراکیوں نے قائم کیا تھا۔

**بعض ملاحدہ وزنادقہ میں اشتراکیت** | مزدک کے بعد بعض نام نہاد مسلمانوں یعنی زندیقوں اور ملحدوں نے بھی اشتراکیت کے عقیدہ کو اختیار کیا لیکن ملتِ اسلامیہ نے متفقہ طور پر اس عقیدہ کو اسلام کی نقیض قرار دیا۔ چنانچہ علامہ ابوشکور سالمیؒ نے اس قسم کے زنادقہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے،

| | |
|---|---|
| ومنهم من قال انّ اموال الدّنيا | ان میں سے بعض وہ لوگ ہیں، جن کا یہ قول ہے |
| مشتركة بين بنى آدم بسبب | کہ دنیا کے اموال تمام اولاد آدمؑ میں بوجہ آدم و |
| الوراثة من آدم وحوّاء عليهما | حوّا علیہا السلام کے وارث ہونے کے مشترک |
| السّلام ومن اخذ شيئاً فذالك | ہیں۔ اور جو شخص جو چیز بھی لے لے وہ اسی کا حق |
| حقّه ولا يجوز لاحد ان يمنعه | ہے۔ اور کسی دوسرے شخص کے لئے یہ جائز نہیں |
| وهذا كفرٌ۔ (تمہید ابوشکور سالمیؒ صـ۱۹۶) | کہ وہ اس کو اس چیز کے لینے سے منع کرے۔ |

**اشتراکی مساوات واخلاق کی سادہ تصویر** | محترم میاں صاحب اشتراکی تحریک کی جس مساوات کا

ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں، اور اسکو "اسلامی دعوت کی تجدید" قرار دیتے ہوئے نہیں تھکتے۔ اس کی حقیقت آپ کو اقتباسات ذیل سے معلوم ہو سکتی ہے:

۱۔ "مذہبی فرقے اطاعت، غربت اور عفت کے حلف لیا کرتے تھے۔ عفت وہ خوبی نہیں، جس پر انتہائی اشتراکی اخلاق مصر ہوں۔ لیکن اطاعت اور کسی حد تک غربت کا تقاضا یہ ضرور کرتے ہیں، خلاف ورزی ضبط کی سزا، کسی بڑے آدمی کے لئے علانیہ تنبیہہ اور اعلیٰ عہدے کا چھن جانا ہے (چند سطروں کے بعد) چھوٹے آدمیوں کے لئے تنزل زیادہ سخت ہوتا ہے، اور سزا رکنیت سے لیکر روس کے وسیع علاقوں کے کسی دور افتادہ اور ناپسندیدہ حصے میں جلاوطنی تک ہوتی ہے۔ (منقول از کتاب "سوویٹ روس کا نظام کار" مترجمہ جناب مولوی مظہر علی صاحب اظہر صفحہ ۱۶)

یہ "چھوٹے اور بڑے" کا سوال اور ان کی سزا میں نمایاں امتیاز ملاحظہ فرمائیے اور پھر میاں صاحب سے پوچھئے کہ کیا "اسلامی دعوت مساوات کی تجدید" اسی کو کہتے ہیں۔؟ مرد اور عورت کے درمیان جس قسم کی مساوات اور اخلاق اشتراکی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ذرا اُسے بھی حامی اشتراکیت پرنسپل چھبیلداس کے الفاظ ذیل میں دیکھئے:

۲۔ "سوشلزم تو ہر بات میں عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق دیتی ہے (سوشلزم ص ۴۹)

۳۔ "عورت بھی تو چاہتی ہے کہ میں بھی چند لمحوں کے لئے اس دردسر (خانگی کاموں) سے نجات حاصل کر کے اپنے دوستوں اور ساتھیوں میں مل جل کر بیٹھوں" ص ۳۴

۴۔ "روس میں کسی بھی بچے کو ناجائز یا حرامی نہیں سمجھا جاتا، بچوں کی پرورش کے لئے ملک بھر میں ہزاروں آشرم قائم کئے گئے ہیں، جہاں کام پر جانے والی عورتیں اپنے بچوں کو چھوڑ جاتی ہیں" (سوشلزم ص ۹۲)

منقولہ بالا اقتباسات کو پرنسپل چھبیلداس نے اُن تدابیر کے ذیل میں درج کیا ہے، جن کے ذریعہ اشتراکی لوگ مذہب کو ملیامیٹ کرنے کی گذشتہ بیس سال سے کوشش کر رہے ہیں، گویا انکی "مساوات" کا مقصد بھی مذہب کی بیخ کنی، عورتوں کے لئے "دوست" مہیا کرنا، عفت و پاکدامنی کا تصور تک دلوں سے نکالنا اور "حلالی" اور "حرامی" کا امتیاز اٹھا دینا ہے، لیکن افسوس صد افسوس کہ میاں صاحب اس "مساوات" کو اسلامی مساوات سے ماخوذ سمجھتے ہیں۔ فَاِلَی اللّٰہِ المُشتکیٰ۔